معز امجد

ایک شہید کے اجر سے متعلق روایت

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

روایت کا مضمون

ابوداؤد، رقم ۲۴۸۸ کے مطابق بیان کیا جاتا ہے کہ

روی أنه جاء ت امرأة إلی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یقال لها أم خلاد وهی منتقبة تسأل عن ابنها وهو مقتول فقال لها بعض أصحاب النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم: جئت تسألین عن ابنك وأنت منتقبة؟ فقالت: إن أرزأ ابنی فلن أرزأ حیائی. فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: ابنك له أجر شهیدین. قالت: ولم ذاك یا رسول اللّٰہ؟ قال: لأنه قتله أهل الکتاب.

”روایت ہے کہ ایک مرتبہ ام خلاد نامی ایک خاتون نقاب اوڑھے اپنے اس بیٹے کی تلاش میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی جو شہید ہو چکا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی نے اس سے پوچھا: تم اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھ رہی ہو، جبکہ تم نے نقاب اوڑھ رکھا ہے[1]؟ خاتون نے

[1] اس سوال کی وجہ شاید یہ ہو کہ نقاب کی موجودگی میں جب یہ معلوم ہی نہیں ہوگا کہ خاتون کون ہے تو اس کے بیٹے کے بارے میں کیسے بتایا جا سکے گا۔

جواب دیا: اگر میں نے اپنا بیٹا کھو دیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ میں نے اپنی حیا بھی کھو دی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا: تمھارے بیٹے کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے۔ اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول، ایسا کیوں ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: (ایسا اس لیے ہوگا) کیونکہ اسے اہل کتاب نے شہید کیا ہے۔''

یہ واقعہ بیہقی، رقم ۱۸۳۷۲ اور ابو یعلیٰ، رقم ۱۵۹۱ میں بھی روایت ہوا ہے۔

روایت پر تبصرہ

واقعہ کی تینوں روایات کی سند میں پہلے چار راوی مشترک ہیں۔ ان میں سے عبدالخبیر اور فرج بن فضالہ کے بارے میں سند کے ماہرین کی رائے یہ ہے کہ ان پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔[۲]

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

نتیجۂ بحث

مذکورہ واقعہ کی کوئی بھی سند ایسی نہیں ہے جسے قابل اعتماد سمجھا جائے، اس لیے احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کی نسبت کو درست نہ سمجھا جائے۔

تخریج: محمد اسلم نجمی

کوکب شہزاد

ترجمہ و ترتیب: اظہار احمد

۲؎ عبدالخبیر کے بارے میں معلومات کے لیے دیکھیے: الضعفاء الکبیر ۳/۱۱۵، الجرح والتعدیل ۶/۳۸، الکامل فی الضعفاء ۵/۳۴۷، المرجوحین ۲/۱۴۱، تہذیب الکمال ۱۶/۴۶۷، تہذیب التہذیب ۶/۱۱۳، ضعفاء البخاری ۱/۹۷، تقریب التہذیب ۱/۳۳۴، التاریخ الکبیر ۶/۱۳۷۔

فرج بن فضالہ کے بارے میں معلومات کے لیے دیکھیے: الضعفاء الکبیر ۳/۴۶۲، الجرح والتعدیل ۷/۸۵، المرجوحین ۲/۲۰۶، تہذیب التہذیب ۸/۲۳۴، ضعفاء البخاری ۱/۹۵، تقریب التہذیب ۱/۴۴۴، التاریخ الکبیر ۷/۱۳۴، الکامل فی الضعفاء ۶/۲۸، الکاشف ۲/۱۲۰۔